

**Heroes who fulfill their  
personal sense of destiny**

سورما جو اپنی شخصی رویا کو پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہیں

## **The Doctrine of Mental Attitude Sins.**

ذہنی رویہ کے گناہ

کے نظریہ کی تعلیم

اکتوبر 2010

مصنف: رابرٹ آرمیک لاف لہن

مترجم: پاسٹر پرویز رحمت مسیح

**GRACE BIBLE CHURCH PAKISTAN**

[www.gbcpakistan.org](http://www.gbcpakistan.org)

# ذہنی رویہ کے گناہ

## کے نظریہ کی تعلیم

اکتوبر 2010

ہم فلپیوں 3 باب کی 15 ویں آیت کا اپنا مطالعہ جاری رکھتے ہیں۔

فلپیوں 3:15 ”پس ہم میں جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات

میں تمہارا اور طرح کا خیال ہو تو خدا اُس بات کو بھی تم پر ظاہر کر دے گا۔“

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے درمیان کوئی بھی کامل نہیں ہے، (آزمودہ بات یہی

ہے)۔ تاہم بے شمار ایماندار یہ ”سوچنا“ شروع کر دیتے ہیں کہ کسی نہ کسی شعبہ میں وہ

کامل ہیں۔ اُن کا خیال ہوتا ہے کہ وہ آگے بڑھ رہے ہیں لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اُن

کا خیال ہے کہ انہوں نے اچھے مثبت فیصلے کئے ہیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا ہوتا۔

یہ بات اس وجہ سے شروع ہوتی ہے کیونکہ اُن کا ذہنی رویہ غلط ہے اور یہ بات انہیں

آگے کی طرف نہیں بلکہ پیچھے کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے۔ جب تک ایسے لوگ

انفرادی طور پر تکبر کا شکار رہتے ہیں اور ایسے منفی فیصلوں کا انکار نہیں کرتے تب تک وہ

اپنے گھمنڈ کی مشق کرتے ہوئے ہی زندگی گزارتے ہیں: مثلاً اپنے تئیں راستباز

ٹھہرانا، خود کو فریب دینا، اور اپنے آپ میں مگن رہنا وغیرہ۔

2 تیمتھیس 3:1-7 میں پولس نے اخیر زمانہ کی بابت ہمیں یہ کہتے ہوئے خبردار

کیا کہ ”لیکن یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے۔ کیونکہ آدمی (ایماندار لوگ) خود غرض (غرور کی تین مہارتیں رکھنے والے)، زردوست، شیخی باز، مغرور، بدگو، ماں باپ کے نافرمان، ناشکر (لیاقت کی کمی)، ناپاک، طبعی محبت سے خالی، سنگدل، تہمت لگانے والے، بے ضبط (اپنے آپ میں بے اختیار)، شند مزاج، نیکی کے دشمن، دغا باز، ڈھیٹھ، گھمنڈ کرنے والے، خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے ایسوں سے بھی کنارہ کرنا۔ ان ہی میں سے وہ لوگ ہیں جو گھروں میں دبے پاؤں گھس آتے ہیں اور اُن چھچھوری عورتوں کو قابو میں کر لیتے ہیں جو گناہوں میں دبی ہوئی ہیں اور طرح طرح کی خواہشوں کے بس میں ہیں۔ اور ہمیشہ تعلیم پاتی رہتی ہیں مگر حق کی پہچان تک کبھی نہیں پہنچتیں۔“

فلیپوں 3:15 فی الحقیقت ہمارے ذہنی رویہ کی اہمیت پر مرکوز ہوگی۔

ہمارا ذہنی رویہ وہ ہے جہاں ہم ایک مناسب نیت بنا لیتے ہیں اور اُن باتوں میں بھی جہاں ہم اکثر گناہ کرتے ہیں۔ ذہنی رویوں کے ان گناہوں میں گھمنڈ، غرور، حسد، سنگدلی، تلخی، بغض، حد درجہ کی ہوس، اور حد درجہ مقابلہ بازی، تمام قسم کے نیقی گناہ، اور گناہ آلودہ خیالات مثلاً خوف، احساسِ جرم، فکر، ناراضگی، دوسروں کے عدالت کرنا، نفرت، حتیٰ کہ قتل۔ یہ گناہ کردار اور ہماری زندگی کو تباہ کر سکتے ہیں۔ چونکہ کردار ہمارے ذہنی رویہ کا اور اس بات کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ہم اپنا وقت کیسے گزارتے ہیں، پس ایسے گناہوں کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔

1۔ گھمنڈِ فضل کا متضاد ہے، یہ خدا کے فضل سے مکمل طور پر ناواقف ہونا ہے۔

گھمنڈ چھپھورے پن کے مترادف ہے، یعنی کسی شخص کیلئے اُس کے ہنریا پیشہ کا خالی غرور جس میں حد سے زیادہ خواہشات قابلِ غور ہوں۔ توجہ حاصل کرنے کی لت، اور دوسروں سے بڑائی اور تعریف کی خواہش۔ خود گھمنڈ کرنے والا ہی اس کے فریب کا شکار ہوتا ہے، یرمیاہ 16:49، اور اس سے آپ کی زندگی میں ذلت آئے گی، امثال 2:11۔ گھمنڈ سے اپنی ہی بربادی یا ہلاکت ہوتی ہے، امثال 18:16، یہ سب کچھ ذہنی رویہ میں واقع ہوتا ہے۔

2۔ غرور کی تشریح ان الفاظ میں کی جاتی ہے کہ کسی شخص کا اپنے آپ کو حد سے زیادہ اہمیت دینا، خود بینی اور خام خیالی کے ساتھ اور اپنی ذات کے دائرہ میں بند رہنا۔ گھمنڈ کے ساتھ یہ بات بھی شامل تھی جس نے اہلیس اور گرائے گئے فرشتگان کو بغاوت پر اکسایا تھا۔ اسی بات نے باغِ عدن میں عورت کو گناہ کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ اس کا مطلب ہے اختیار کا انکار کرنا۔

3۔ حسد انسانی تاریخ سے بھی قدیم ہے اور زمانہ ازل سے اس کا وجود تب سے ہے جب لوسیفیر صبح کا ستارہ یا شیطان خدا سے حاسد ہوا۔ انسانی نسل میں حسد کی پہلی وجہ اُس وقت نمودار ہوئی جب قائن اپنے بھائی ہابیل سے حسد کر کے اُس کے قتل پر تیار ہوا۔ کلامِ مقدس حسد کو غزل الغزلات 6:8؛ میں ظلم؛ امثال 34:6 میں نفرت اور انتقام، سے بھرپور؛ اور امثال 4:27 میں جھنجھلانا کہتا ہے۔ حسد اپنے تئیں برباد کر دینے والا ذہنی رویہ ہے اور ”کائناتی“ سوچوں پر مبنی اس دنیا کا نظام ہے۔ حسد ہمیشہ ایماندار کی زندگی میں کمزوری اور ابتری پیدا کرتی ہے۔ ذہنی رویوں کے گناہ میں حسد میں سب سے بُری چیز ہے کیونکہ یہ گراں تر ہے، امثال 4-3:27۔

بنی اسرائیل کے نزدیک حسد جیسا گناہ اس قدر بڑا تھا کہ اس کے لئے ایک خاص قربانی ہوتی تھی، گنتی 5: 11-31۔ حسد پر قابو پانا بہت مشکل ہے لیکن ہم لوگوں کو موقع دیتے ہیں کہ ہمیں حاسد بنائیں۔

4۔ جب کسی شخص میں زندگی کی قدر نہ ہو تو جان کے ذہنی رویہ میں سنگدلی جڑ پکڑتی ہے۔ سنگدل شخص وہ ہے جو جسے خوش یا مطمئن کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ امثال 20: 27 ”جس طرح پاتال اور ہلاکت کو آسودگی نہیں اسی طرح انسان کی آنکھیں سیر نہیں ہوتیں۔“ زندگی کا ہدف تعریف کرنا ہے خصوصاً اُن کاموں کے لئے جو خدا نے آپ کے لئے کئے ہیں۔ تعریف نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے اور نہ ہی اس بات کا کوئی جواز ہے کہ جو کچھ اس وقت آپ کو مل چکا ہے اس کی تعریف نہ کریں اور پھر مزید پانے کی خواہش بھی رکھیں۔ ایسی چیزوں کو نہ پانا ہی بہتر ہے جن کو پاک کر ہم تعریف نہیں کرتے بہ نسبت اُن چیزوں کے جو ہمیں ملتی ہیں اور ہم اُن کی تعریف کرنے کے لائق نہیں ہوتے۔ بے شمار ایسے لوگ ہیں جو منزل کے ساتھ ایسے منسلک ہو جاتے ہیں کہ اپنے سفر کی تعریف کرنا ہی بھول جاتے ہیں، بالخصوص اُن لوگوں کی محبت اور منساری کی تعریف کرنا بھی بھول جاتے ہیں جو دورانِ سفر اُن سے ملے ہوں۔

5۔ تلخی شدید غصہ، بدسلوکی، طنز گوئی، دردناک باطنی دکھ، اور شدید ذہنی دباؤ کی حالت میں خود کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی ذلت کا شکار بناتی ہے۔ ہر وہ ایماندار جس کا خدا کے ساتھ شخص تعلق نہ ہو بالآخری وہ چلتا پھرتا نام بم بن جاتا ہے جو کسی بھی وقت پھٹنے سکتا ہے۔ ہم جب بھی تلخی کو اپنے اندر سے پھٹنے دیتے

ہیں تو ظاہری یا باطنی طور پر اپنے آپ کو ہی دکھ پہنچاتے ہیں۔ ہم اس بات کو شخصی یا ذاتی تباہی کہتے ہیں۔ تلخی کو اپنے اندر پناہ دینا انتہائی سنجیدہ روحانی مسئلہ ہے۔ ایسا مسئلہ جس کا خدا کی شخصی محبت اور سب بنی نوع انسان سے غیر مشروط محبت کے سوا اور کوئی حل نہیں ہے۔ عبرانیوں 15:12 ”غور سے دیکھتے رہو کہ کوئی شخص خدا کے فضل سے محروم نہ رہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی کڑوی جڑ پھوٹ کر تمہیں دکھ دے اور اس کے سبب سے اکثر لوگ ناپاک ہو جائیں۔“ زیادہ تر ایمانداروں کی زندگیوں میں کڑواہٹ کی ٹھوس وجہ رد کیا جانا ہے بالخصوص ازدواجی زندگی میں جیسا کہ کلسیوں 19:3 میں ہے ”اے شوہر و اپنی بیویوں سے محبت رکھو اور اُن سے تلخ مزاجی نہ کرو۔“ تلخ مزاجی سے شکوہ شکایت کا رویہ جنم لیتا ہے اور کسی کو بھی پسند نہیں کہ یہاں وہاں شکوے شکایت کرتا رہے۔ وہ لوگ جو عادتاً شکوہ شکایت کرتے رہتے ہیں وہ تلخ مزاج لوگ ہوتے ہیں اور یہ سادہ الفاظ میں باطنی گناہ کا ظاہری اثر ہے۔ تلخ مزاجی انسان کو بدنصیب کر دیتی ہے۔

6۔ بغض وہ مقام ہے جہاں انتقام آ موجود ہوتا ہے۔ بغض کرنے والے لوگ ہر وقت انتقام لینے کی تاک میں رہتے ہیں۔ کینہ رکھ کر تکلیف پہنچانا ہی بغض کی پہچان اس کے ارادہ کا نتیجہ ہے۔ بغض رکھنے والے لوگ غلطیوں یا خطاؤں کا بدلہ لینے والا سلوک روار کھتے ہیں خواہ وہ حقیقی ہوں خواہ تصوراتی۔ اُن کا رجحان ہی آزمائش کرنا اور کسی بدی یا زخم کے بدلہ میں دکھ اور سزا میں مبتلا کرنا ہے، خواہ حقیقی ہوں یا تصوراتی۔ وہ ہمارے ارد گرد رہنے والے بد صورت لوگ ہیں کیونکہ اُن کا چہرہ مہرہ سے بھی اُن کی گواہی مل رہی ہوتی ہے۔ اس گناہ میں بھی حسد شامل ہے، امثال 34:6۔

7۔ خود غرضی کی ہوس اور نسبت دینا بھی ذہنی رویہ کے گناہ ہیں۔ کسی بات کا عزم کرنا کوئی بُری بات نہیں یا نسبت دینا بھی کوئی برائی نہیں لیکن جب کوئی شخص ان باتوں کو مسلط کر لے تو سب کچھ بُرا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ہر وقت دوسروں کے ساتھ اپنا مقابلہ کرتے اور نسبت دیتے رہتے ہیں۔ یہ ایسی لت ہے جو لوگوں کو بے عقل کر دیتی ہے۔ 2 کرنتھیوں 12:10 ”کیونکہ ہماری یہ جرأت نہیں کہ اپنے آپ کو اُن چند شخصوں میں شمار کریں یا اُن سے کچھ نسبت دیں جو اپنی نیک نامی جتاتے ہیں لیکن وہ خود اپنے آپ کو آپس میں وزن کر کے اور اپنے آپ کو نسبت دے کر نادان ٹھہراتے ہیں۔“

8۔ ڈرگناہ کا ایسا مکمل نظام ہے جس میں فکر، تشویش، خطرے کا احساس، عقائدی اطلاق کی نااہلیت شامل ہے اور اسی وجہ سے مشکلات حل کرنے کے دس آلات کے استعمال کی لیاقت بھی نہیں ہوتی۔ ڈرنا جذبات کا گناہ ہے اور یہ دوسروں کی زندگیوں کو عذاب بنا دیتا ہے۔ 1 یوحنا 4:18 ”محبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف کو دور کر دیتی ہے کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے اور خوف کرنے والا محبت میں کامل نہیں ہوا۔“ اگر ہم بھی ڈریں یا خوفزدہ ہوں تو تین طرح سے سزا کے لائق ہوں گے، اپنے آپ سے (مکافاتِ عمل یا شامتِ اعمال)، اپنے ہم خیالوں سے، اور پھر خدا سے۔ باشعور ایمانداروں میں خوف نہیں ہوتا۔

کیونکہ جو ایماندار خوف کی حالت میں رہتے ہیں اُن میں خوف کسی بیماری کی طرح بڑھتا ہے۔ جب خوف کا سرطان بڑھتا ہے تو اُس شخص کو زندگی سے ڈر لگنے لگتا ہے۔

9۔ الزام پر اگر مناسب انداز سے قابو نہ پایا جائے تو یہ ایک گنہگار مہلک مسئلہ بن جاتا ہے۔ مکاشفہ 10:12 کے مطابق شیطان خدا کے لوگوں پر الزام لگا کر انہیں احساسِ جرم دلانا چاہتا ہے، تاکہ وہ خدا سے روپوش ہو جائیں اور اپنے آپ کو اُس سے دُور کر لیں، پیدائش 3:7-10۔ جب ہم اپنی زندگی کے کسی معاملہ میں ناکام ہو جائیں تو جلد یاد دیر، ہمیں آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ ہم اپنے ماضی کی غلطیوں یا خطاؤں کی وجہ سے گمراہ نہیں کئے جاسکتے بلکہ اُن سے سبق سیکھ سکتے ہیں بجائے کہ دوسروں کو اُن کی بابت الزام دیں۔ ہماری روحانی زندگی نصیحت کرتی ہے کہ ماضی کو بھول کر آگے کی طرف روحانی بلوغت کی بلند سطح تک بڑھیں۔ ماضی کی خطاؤں کو کبھی بھی حال کی رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔

بحیثیتِ ایماندار، ہمیں ماضی کی غلطیوں سے نمٹنا سیکھنے کی ضرورت ہے اور یہ بھی کہ اُس بڑے حریف یعنی الزام سے کیسے نمٹا جاسکتا ہے۔ الزام سے آزاد زندگی گزارنے کا بنیادی عنصر یہ ہے کہ فضل کا فہم پائیں۔ اگر ہم یہ بات نہیں جانتے کہ خدا کی عدالت اور اُس کی راستبازی کے تمام تقاضے پورے کئے جا چکے ہیں نیز یہ کہ اُس کے ساتھ ہمارا رشتہ خداوندِ یسوع مسیح کے صلیب پر پورے کئے جانے والے کام کی بنیاد پر ہے، تو الزام ہمیں تکلیف میں رکھے گا یہاں تک کہ ہم خداوند کی حضوری سے نکال دیئے جائیں۔

10۔ فکرِ ذہنی رویہ کا ایسا گناہ ہے جس میں زندگی کی ہر چیز کی بابت جسمانی پریشانی اور تشویش پائی جاتی ہے۔ یہ ذہن کی بے چین اور دردناک حالت ہے جس میں زندگی کی کسی چیز کی بابت حد سے زیادہ فکر شامل ہے۔ فکر کرنے والے لوگ بد حالی



میں سبقت لے جاتے ہیں اور اس طرح فکر خوف اور خطرے، بدبختی اور مشکلات کا یا شک و شبہات کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ فکر بے چینی اور الجھن کی حالت ہے جس سے ذہنی اتھری، اضطراب، پیشگی فکر، تشویش اور دردناک بے یقینی پیدا ہوتی ہے۔ فکر جان کو برباد کر دیتی ہے اور اگر اس پر نگاہ نہ رکھی جائے تو اس کا نتیجہ ذہنی بیماری کی صورت میں نکلتا ہے۔ ذہن میں موجود فکر بدن کے لئے صدمہ بن جاتی ہے، امثال 25:12

”آدمی کا دل فکر مندی سے دب جاتا ہے لیکن اچھی بات سے خوش ہوتا ہے۔“ ہمیں فکر نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لوقا 29:12 ”اور تم اس کی تلاش میں نہ رہو کہ کیا کھائیں گے اور کیا پیئیں گے اور نہ شکی بنو۔“

11- غصہ ذہنی رویہ کا ایسا گناہ ہے جس سے مخالفت یا دشمنی، نفرت، برہمی، ناراضگی اور بیہودگی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ذہنی، جذباتی یا دونوں قسم کا ہو سکتا ہے۔ غصہ حسد اور ظلم کا محرک ہوتا ہے، امثال 4:27۔ کوئی شخص غصہ نہیں کر سکتا اگر ظالم اور بے انصاف نہ ہو۔ ذہنی رویہ کے تمام گناہوں کی طرح اس کا نتیجہ بھی مکافات عمل یا اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا ہے، امثال 8:22۔

12- عیب جوئی کرنا بھی ذہنی رویہ کا گناہ ہے۔ بطور گناہ عیب جوئی کیلئے آپ کو اس کی الفاظیت کی ضرورت نہیں۔ متی 7:1-3 آپ کی زندگیوں کا عملی اطلاق ہے ”عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔“

جب خدا بھی انسان کے ایام میں اس کی عیب جوئی نہیں کرتا تو پھر ہم کیوں

کریں؟

13۔ عداوت بھی ذہنی رویہ کا گناہ ہے، 1 یوحنا 4:20 ”اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے۔“ حلیم لوگوں کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا کہ کسی سے عداوت رکھیں، حقیقی حلیمی عداوت کو نظر انداز رکھتی ہے۔ دراصل، کسی سے عداوت رکھنے کے لئے زندگی بہت کم ہے اور اگر آپ کسی سے عداوت رکھتے ہیں تو یہ آیت کہتی ہے کہ آپ خدا سے محبت نہیں رکھتے۔ عداوت اپنے آپ کو سزا دینا ہے۔

عداوت زندگی کو مفلوج کر دیتی ہے جبکہ حقیقی محبت زندگی کو آزاد کرتی ہے۔  
عداوت زندگی کو الجھن میں رکھتی ہے جبکہ حقیقی محبت زندگی کو شفاف رکھتی ہے۔  
عداوت زندگی کو تاریک کر دیتی ہے جبکہ حقیقی محبت زندگی کو منور رکھتی ہے۔  
عداوت ایسے ہتھیار کی طرح ہے جو آپ کی طرف اُس سے بھی زیادہ تیزی سے پلٹ آتا ہے جس تیزی سے آپ نے دوسرے کی طرف پھینکا ہو۔

14۔ قتل یا خون بھی ذہنی رویہ کا گناہ ہو سکتا ہے، 1 یوحنا 3:15 ”جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے اور تم جانتے ہو کسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود نہیں رہتی۔“

ہمارے ذہنی رویے ہماری زندگی کا نظام چلاتے ہیں۔ جب ایک بار ہم یہ ایمان لاتے ہیں کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں، تو ہم اپنے سامنے آنے والے ہر تجربہ کو ایسی بات کے طور پر قبول کرتے ہیں جو ہمیں بالآخر ہماری اپنی بھلائی کی طرف لے جاتی ہے۔ اپنا لینے کے لئے یہ اچھا

رویہ ہے اور لازم ہے کہ ہم روشنی میں اس کا مشاہدہ کریں۔ جب بھی ہم کسی کے ساتھ مخالفت میں ہوں یا کسی صورت حال کا سامنا کر رہے ہو، تو صرف ایک بات ہے جو ہمارے تعلق کو برباد کر سکتی یا مضبوط کر سکتی ہے، وہ ہے ہمارا ذہنی رویہ۔

ذہنی رویے ایسی خفیہ طاقت ہے جو چوبیس گھنٹے سرگرم عمل رہتی ہے، خواہ برائی کے لئے خواہ بھلائی کیلئے۔ بائبل کی تعلیمات میں سے عظیم ترین دریافت یہ ہے کہ ہم اپنے ذہنی رویوں کی تبدیلی کے ذریعہ اپنی زندگیوں میں بھی تبدیلی لاسکتے ہیں۔ زندگی میں کامیابی یا ناکامی کا دارومدار کسی بھی اور چیز سے زیادہ ہمارے ذہنی رویہ پر ہے۔

ہماری زندگیوں کا تعین ان چیزوں سے نہیں ہوتا جو ہماری زندگی ہم تک پہنچاتی ہے بلکہ ان ذہنی رویوں سے ہوتا ہے جو ہم زندگی تک لاتے ہیں۔ لوگوں میں بہت چھوٹا چھوٹا فرق ہوتا ہے، لیکن وہی چھوٹا فرق ایک بڑا فرق پیدا کرتا ہے اور وہ بڑا فرق ہے ذہنی رویہ۔

ذہنی رویہ ہمیں ترقی جاری رکھنے یا روک دینے کا باعث بن سکتا ہے۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ ذہنی رویہ کی بابت ہمارے پاس ہر روز کیلئے ایک انتخاب ہوتا ہے جسے ہم اُس کے دن میں اپنا سکتے ہیں، ہم اپنے ذہنی رویہ کے مختار ہیں۔